تفسیر قران ۲۰ ۲۲ ۔ مارچ ۔ ۲۰۲۰

ایاک نعبد و ایاک نستعین میں گفتگو

RECAP:

عبادت کیسے عبادت بنتی ہے:

مختلف نیتیں کی جا سکتی ہیں۔

کیونکہ جب بھی انسان کوئی اختیاری کام انجام دیتا ہے اس کا کوئی نا کوئی داعی ہوتا ہے

عبادت میں ضروری ہے عبادت خدا کی طرف منصوب ہو۔ داعی ذات خدا ہو

اس انتصاب کے مخلتلف اغراض ہو سکتے ہیں: (۴ صورتیں یا مرحلے جن میں انسان اللہ کے لئے عبادت انجام دیتا ہے:)

۱) قصد قربت سے عبادت تاکہ جنت مین جائے

۲) قصد قربت سے عبادت تاکہ جہنم میں نہ جائے

۳) خدا کی عبادت کیونکہ وہ اھل للعبادہ ہے

جیسے کہ گزرا: الحمد للہ۔۔۔تمام تعریفیں خدا کے لئے ہیں۔ خدا تمام صفات کمالیہ کا حامل ہے

آغا خوئی: یہ صرف معصومین اس مرحلہ عبادت کو انجام دے سکتے ہیں۔

۔امیرالمومنین (علیہ السلام): خدا میں نے تیری عبادت جنت کی لالچ میں یا جھنم کے خوف مین نہیں کی بلکہ تجھے لائق عبادت پایا'

۔امام زین العابدین ع : دوران عبادت گھر میں آگ لگ گئی، امام ع اس کی طرف متوجہ نہ ہوئے۔اور امام نے فرمایا کہ آخرت کی آگ کے در مقابل یہ آگ کیا ہے ؟! (مفهوم)۔

انسان صرف ایک حد تک بس تصور کر سکتا ہے اس عبادت کو زیاد سے زیادہ۔(اور فقط یہ تصور بغیر معرفت کے فائدہ نہیں دیتی)

۔امام ع کی عباء گر گئی دوران نماز۔صحابی کے سوال پر امام نے کہا: تمہیں نہیں معلوم میں کس کے سامنے کھڑا ہوں۔جو شخص جتنی توجہ رکھتا ہے اتنی ہی عبادت قبول ہوتی ہے۔

راوی: پھر تو ہم ہلاک ہو گئے

امام ع : نافلہ نماز پڑھ کر عبادتوں کی اس کمی کا ازالہ کیا جائے **(ایک قانون ہمارے لئے۔ عدمِ توجہ کا ازالہ)**

لیکن انسان کی عبادتک کا داعی: کبھی دنیوی ہو: زیادتی نعمت، عزت، اچھی دنیٰ از جانبِ خدا کی خاطر

کبھی اخروی داعی ہو: ممکن ہے خدا کے غضب یا خوف کی وجہ سے

کبھی رحمت خدا حاصل کرنے کا داعی ہو: جنت کا اعلیٰ مقام

(سورہ اعراف ۵۶:) ... وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ

’خدا کو پکارو خوف کے ساتھ (جہنم کے) اور (جنت کی) طمع میں ---‘

فقہاء کے مطابق: ان مقاصد کے ساتھ عبادت انجام دینے پر عبادت کے باطل ہونے کا کوئی شک نہیں

۴) ایک اور مرحلہ معصومین کے بعد:

فقط خدا کا قرب و رضا حاصل کرنے کے لئے، نہ دنیوی نہ اخروی غرض

خدا کے مخصوص بندوں کے ساتھ مختص ہے، موحدین میں سے بہت قلیل اس مقام تک پہنچ سکتے ہیں

مثال: جناب سلمانؑ، مقدادؓ، ابوذرؓ۔

ان میں اور ائمہؑ والی عبادت میں فرق:

ان کی ذات (کا قصد) ملحوظ ہے ان کی عبادت مین ۔ اس اعتبار سے کہ خدا کی رضا و اعلی نعمتیں ہم حاصل کر سکیں

جبکہ ائمہ فنا ہیں ذاتِ خدا میں۔

’وایاک نستعین‘

ترجمہ: ہم صرف تجھ سے مدد کو طلب کرتے ہیں

انسان کا خدا کے سوا مخلوقات سے مدد طلب کرنا

آغا خوئی: عقلا اور شرعا ثابت ہے کہ : جائز ہے

جواز پر دلائل:

۔ تخت بلقیس کو طلب کرنا حضرت سلیمان کا آسف برخیہ سے

۔ حضرت یوصف کا مشرکین سے اپنی رہائی کا سوال کرنا

قران سے دلائل:

(بقرہ : ۴۵) وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ....

’طلبِ مدد کرو صبر کے ذریعے سے اورصلاۃ سے---‘

۔ یہاں افعال سے مدد طلب کرنے کو کہا جارہا ہے

(کهف: ۹۵) قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا

'جو مجھے خدا نے دیا ہے وہ خیر ہے پس میری مدد کرو ۔۔۔'

توحید در استعانہ: مدد کو صرف خدا سے طلب کیا جائے

'و ایاک نستعین'

۔ توحید کی مختلف اقسام ہیں (توحید در عبادت، در اطاعت، در ذات، درافعال وغیرہ)

توحید افعالی اور استعانی میں تعلّق:

۔ توحید افعالی: ہر فعل کی انتہاء خدا کی ذات ہے : کیونکہ خدا نے ہر چیز میں اس کا اثر رکھا ہے۔(بول میں رہا ہوں لیکن خدا کی قوّت سے)

۔ توحید افعالی کا تعلق خدا کی جانب سے ہے جبکہ استعانی بندے کی جانب سے ہے (خدا کی طرف)

۔ جس کا توحید افعالی مضبوط ہوگا اسکا توحید استعانی بھی مضبوط ہوگا

توحید استعانی کا مطلب یہ نہیں کہ بندے سے طلب مدد نہ کی جائے

ظاهری اسباب سے فرار ممکن نہیں۔یہ دنیٰ اسباب سے چلتی ہے

۔ رسول ص 'پہلے اونت کو باندھو پھر توکل کرو'

ایک اور مرتبط نقطہ: الامر بین الامرین

ہم (انسان کے)اختییار / الامر بین الامرین کے قائل ہیں

انسان کا اختیار جبر اور تفویض کے بیچھ میں ہے

- جبر: جو کرتا ہے خدا کرتا ہے (کیونکہ ان اللہ علیٰ کل شی قدیر)

اھل سنت: اشاعرہ اس کے قائل ہیں

- تفویض: یعنی سب کچھ ہمیں سپرد کر دیا ہے ، جو کچھ کیا جاتا ہے وہ انسان کرتا ہے

معتزلہ: اس کے قائل ہیں۔

ایسا نہیں ہے بلکہ خدا کبھی بھی سانسیں روک سکتا ہے

- الامر بین الامرین: امام سے پوچھا گیا: انسان کتنا مختار ہے؟ امام ع : تم اپنے ایک پیر کو اٹھاو۔ پھر کہا دوسرے پیر کو اٹھاو۔ کہا نہیں اٹھا سکتا۔امام ع : ایک پیر کو اٹھانے کا اختیار ہے، دونوں کو نہیں اٹھا سکتے ہو۔

(یعنی نہ جبر ہے کہ ایک کو بھی نہ اٹھا سکے اور نہ تفویض کہ دوسرے کو بھی اٹھا سکے)

اس طرح جمع کر سکتے ہیں جبر و تفویض کی درمیانی بات کو :جو ہم مدد کو طلب کرتے ہیں دوسروں سے یا خود کام کرتے ہیں لیکن ہر آن میں خدا کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے

یہ محظِ ایمان کی علامت ہے

آغا خوئی : نتیجہ نکالتے ہیں: اس لئے ایاک نستعین۔ ایاک نعبد کے بعد آیا